نمبر : 2251

کتاب کا نام... :۔ نامعلوم

مصنف .... :۔ صدیق

مہر ومالک.. :۔ -

سائز.............. :۔ 5 x 9 سطور ... :۔ گیارہ (۱۱)

اوراق .... :۔ ۳۰ کاتب .... :۔ -

تاریخ کتابت.. :۔ ۱۲ ویں صدی ہجری/ ۱۸ ویں صدی عیسوی

زبان .... :۔ اردوی قدیم موضوع :۔ داستان

آغاز............. :۔ مجھ کرم کی نظر کون رکھنان حشر مین کردکار
بندگی میں کچھ کیتی نہین کیتا ھوں حیلا بی کمان
یارب تون اپنی فضل سیں دینا حشر مین تون امان

111

اختتام .... :۔ شش ماہ وان شاھی کیتی دیکھا بھوت جو مال وزر
تب یاد آیا میری تیئں اپنان وطن اور شھر گھر

ترقیمہ .... :۔ —

حالت .... :۔ ناقص الاول والآخر۔ غیر مجلد

نوٹ .... :۔ داستان کا عنوان یا شاعر کا نام درج نہیں ہے لیکن کئی جگہ شاعر نے خود کو صدیق کے نام سے مخاطب کیا ہے مثلاً (۱) اتی تیرے صدیق کی مقبول کرنا عرض رب xx تیری محبت دے اسے دنیا منیں ھر روز و شب (۲) صدیق توں ولجان سین ہے کمترین انکا غلام xx قیامت میں اونکی فضل سین پاویگا..... جنت مقام۔

شاعر نے ابتدا میں یہ بتایا ہے کہ سورت بندر میں نواب تیغ بیگ خان تھے جن کی سرکار میں صدیق نوکر ہوا تھا۔ تیغ بیگ خان عرف مرزا گل مغلوں کے آخری دور میں سورت کے متصدی غالباً ۱۱۴۴ھ/ ۱۷۳۱ء میں ہوئے تھے۔ انہیں انگریزوں کی حمایت حاصل تھی۔ دہلی کی مرکزی حکومت میں انتشار کے نتیجے میں تیغ بیگ خان نے نواب کا لقب اختیار کر لیا تھا۔ ان کی وفات ۱۱۵۹ھ/ ۱۷۴۶ء میں بتائی گئی ہے۔ اس حقیقت سے پتہ چلتا ہے کہ صدیق کا زمانہ بارھویں صدی ھجری/ اٹھارویں صدی عیسوی ہے۔

شاعر نے داستان کی تمہید میں رسول اللہؐ کے ساتھ خلفای راشدین کی تعریف کی ہے۔ قصہ اس بیت سے شروع ہوتا ہے:

سورت بندر کے بیچ میں نواب تھا تیغ بیگ خان
اکون وو قلعہ دار تھا جیچوں ہوا حاکم وھان

اس کے بعد سورت کی چند اور ہم عصر شخصیتوں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ مثلاً میرزا محمد، حامد اور ملک ہمت۔ یہ شاعر تھے اور ہم مجلس۔ ان کے سامنے ایک قصہ فارسی زبان میں پڑھا گیا تو صدیق نے اُسی کو ریختی میں ڈھالا۔

قصہ اس طرح ہے کہ عادل اور دولت مند بادشاہ کے ملک میں عبدالعزیز نامی ایک عجیب شخص رہتا تھا جو اپنے کتوں کی پوجا کرتا اور انہی کے ساتھ کھانا بھی کھاتا تھا۔ اس کے ساتھ موتیوں کی سو دانوں کی تسبیح بھی پڑھتا۔

بادشاہ نے اسے بلا کر تحقیق کی تو پتہ چلا کہ وہ کتے دراصل عبدالعزیز کے حقیقی بھائی ہیں۔ اس کے بعد دلچسپ قصہ سنایا گیا ہے۔